بسم اللہ الرحمن الرحیم

غذا کے اسلامی تقاضے

ڈاکٹر سید حسن الدین احمد
پیوریا ۔ الینائے ۔ امریکا

اسلام پرستش کی صرف چند رسومات کی ادآئیگی کا نام نہیں ہے بلکہ زندگی گزارنے کا یہ ایک مکمل ضابطہ ہے ۔ یہ اپنے ماننے والوں سے اسکا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو مکمل طور پر اپنے خالق اور اسکے رسول کے احکامات کے تابع کرلیں ۔ اسلام انسانوں کو نہ صرف یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنی روحانی جلاء کا کام کسطرح کریں بلکہ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ انسان اپنی جسمانی صحت وحفاظت اور نشوونما کے لیے کیا پہنے اور کیا کھائے اور کن چیزوں سے اپنے کو بچائے ۔ کیا پہننے کے لیے لباس کے اسلامی تقاضوں کا مطالعہ ہم پہلے کرچکے ہیں* ۔ یہاں ہم کیا کھانے کے لیے غذا کے اسلامی تقاضوں کا مطالعہ کریں گے ۔

اللہ تعالی نے سورۃ النحل کی درج ذیل دو آیات 114 اور 115 میں غذائی تقاضوں کو مکمل طور پر تین مختلف نکات کی صورت میں ہمارے سامنے رکھدیے ہیں ۔ فرمایا

فَكُلُوا مِمَّارَزَقَكُمُ اللهُ حَلاَلاً طَيِّبًا وَاشكُرُوا نِعمَتَ اللهِ إِن كُنتُم إِيَّاهُ تَعبُدُونَ ○ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيكُم المَيتَةَ وَالدَّمَ
وَلَحمَ الخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيرِاللهِ بِهِۦ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

(پس اے لوگو اللہ نے جو کچھہ حلال اور پاک رزق تمکو بخشا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اسکی بندگی کرنے والے ہو ۔ اللہ نے جو کچھہ تم پرحرام کیا ہے وہ ہے مردار اور خون اور سؤرکا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اورکا نام لیا گیا ہو ۔ البتہ بھوک سے مجبور اور بے قرار ہوکر اگر کوئی ان چیزوں کو کھالے بغیر اسکے کہ وہ قانون الہی کی خلاف ورزی کا خواہشمند ہو یا حد ضرورت سے تجاوز کا مرتکب ہو تو یقینا" اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا ہے)

وہ تین نکات جو ان آیات سے ہمارے سامنے آتے ہیں یہ ہیں:
1 ۔ اہل ایمان ساری حلال اور طیب یعنی پاک غذا کھاسکتے ہیں ۔
2 ۔ ناپاک غذا حرام ہے ۔
3۔ اضطراری صورت حال میں ناپاک غذا بھی کھائی جاسکتی ہے ۔ تقریبا" کم و بیش انھی الفاظ میں یہی احکام اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات نمبر 172 اور 173 میں بھی دیے ہیں ۔

سب سے پہلے یہ بات سمجھہ لینی چاهیے کہ کسی کھانے کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار مکمل طور پر اللہ نے اپنے ہاتھہ میں رکھا ہے ۔ اسنے کسی شخص کو بھی اسکا اختیار نہیں دیا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام بجز اسکے کہ جو کچھہ اللہ نے خود حلال یا حرام کردیا ہے ۔ اللہ نے اسی سورۃ النحل کی آیت نمبر 116 میں فرمایا

ولاَ تَقُولُوا لِما تَصفُ ألسنَتُكُم الكَذب هـٰذَا حلالٌ وهـٰذَا حرامٌ لتَفتَروا علىٰ اللهِ الكَذب ۚ

(اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو)

اللہ نے اپنے حلال اور حرام کی ہوئی چیزوں میں تبدیلی کا یہ اختیار اپنے آخری رسول کو بھی نہیں دیا تھا ۔ جب رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص بوٹی کے بنے ہوئے شہد کو نہ کھانے کا فیصلہ اس وجہ سے کیا کہ آپکی چند ازواج مطہرات کو اسکی بو پسند نہیں تھی تو اللہ نے فرمایا

يـٰـأيها النبِى لِم تُحرم مآ أحل اللهُ لك ۖ تبتَغى مرضاتَ أزواجِك ۚ (التحریم 66:1)

(اے نبی تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے (کیا اس لیے کہ تم اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو؟)

حلال اور پاک (طیب) غذا

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 168 میں اللہ زمین کی حلال اور پاک غذا کھانے کا حکم دیتا ہے

یٰۤـأَیہاالناس کُلُوا ممافی الأرض حلالاً طیبا ولاتَتبعوا خُطوات الشَیطان ۚ إنه لکُم عدوٌ مبین○

(لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انھیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوے راستوں پر نہ چلو)

اللہ نے انسان کے استعمال کے لیے زمین کی جن اشیا ء کو حلال اور پاک دونوں صفات کا حامل قرار دیا ہے وہ یہ ہیں:
پانی ، سبزیاں ، غلہ ، پھل اور میوے ، دودھ اور اسکی بنی ہوئی چیزیں ، شھد ، اور مچھلیاں .
درج ذیل دو آیات میں اللہ نے پانی ، سبزیاں ، زمینی پیداوار ، اور پھلوں کو قابل استعمال قرار دیا ہے

ُ هوَالَّذِيٓ أَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۖ لَّكُم مِّنۡهُ شَرَابُ ٌ وَمِنۡهُ شَجَرُ ٌفِيهِ تُسِيمُونَ ○ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالأَعۡنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ (النحل 16: 10-11)

(وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا جس سے تم خود بھی سیراب ہوتے ہو اور تمہارے جانوروں کے لیے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے . وہ اس پانی کے ذریعے سے کھیتیاں اگاتا ہے اور زیتون، اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے)

دودھ کو بھی خالص مشروب قرار دیا ہے

نُسقیکُم مماَ فی بطُونه منۢ بین فَرث ودمٍ لبنًا خَالِصا سآئِغًا للشاربین○ (النحل 16: 66)

(انکے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں یعنی خالص دودھ جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے)

شھد نہ صرف یہ کہ حلال اور پاک ہے بلکہ اسمیں انسانوں کے لیے شفاء بھی ہے

یخرج منۢ بطُونها شَرابٌ مختَلفٌ أَلوانُه فیه شفَآءٌ للناس ۗ(النحل 16: 69)

(اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے)

مچھلیوں کو اللہ نے حلال اور پاک قرار دیا ہے

وهوالذي سخر البحر لِتَأکُلُوا منه لحما طَرِیًا (آلنحل 16: 14)

(وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تا کہ تم اس سے تروتازہ گوشت لیکر کھاؤ)

ٹڈی بھی حلال اور پاک غذا ہے . ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چھہ یا سات مرتبہ سفر کیا ہے اور ہر مرتبہ آپ اور آپکے صحابہ نے ٹڈی کھائی تھی (بخاری) .

اللہ نے دانہ چگنے والے پرندوں اور گھاس کھانے والے مویشیوں (بجز سوٴر کے جو حرام ہے) کو حلال قرار دیاہے . ایسے پرندوں اور چرندوں کے فوائد میں سے ایک فائدہ انکے گوشت کا استعمال بھی ہے

والأنعام خَلقَها ۗ لکُم فیها دفءٌ ومنَافع ومنها تأکُلُون○ (النحل 16: 5)

(اس نے جانور پیدا کیے جن میں تمہارے لیے پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی، اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی)

چند استثناء کے علاوہ اللہ ایسے تمام مویشیوں کو حلال قرار دیتا ہے

أُحلت لکُم بهیمةُ الأنعام إلا ما یتلیٰ علیکُم (المآئدہ 5: 1)

(تمہارے لیے مویشی کی قسم کے سب جانور حلال کیے گئے، سوائے انکے جو تمکو بتائے جائیں گے)

استثنائی صورتوں کا مطالعہ ہم بعد میں کریں گے ۔ یہاں ہم اس بات کو پہلے سمجھہ لیں کہ اللہ نے چند پرندوں اور چرندوں کو حلال کہا ہے مگر وہ کھانے کے لیے پاک یا طیب نہیں ہیں جب تک کہ انسان انھیں اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے طریقے یا فارمولے سے پاک نہ کرلے ۔

حلال پرندے یا جانور کا گوشت کھانے کے لیےصرف اسی وقت پاک ہوتا ہے جب

1- پرندے یا جانور کو باقاعدہ ذبح کرکے اسکا خون بہا دیا جائے اور

2 ۔ ذبح صرف اللہ کے نام پر کیا جائے ۔

گویا گوشت کو کھانے کے قابل یعنی پاک یا طیب بنانے کے لیے ان دو نکات پر مشتمل فارمولے کا عمل ضروری ہے ۔ اس کلیے یا فارمولے سے نہ تو کوئی نکتہ کم کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی نکتے کا اضافہ کیا جاسکتا ہے ۔ ہم آگے یہ دیکھیں گے کہ بوقت ذبح کسی نکتے کی کمی یا بیشی کس طرح حلال گوشت کو ناپاک یاممنوع یا حرام کردیتی ہے ۔

اللہ مسلمانوں کونہ صرف اسکا حکم دیتا ہے کہ وہ ایسا گوشت کھائیں جنپر اسکا نام لیا گیا ہے بلکہ وہ اسپر اظہار ناراضگی بھی کرتا ہے اگر یہ گوشت نہ کھایا جائے

فَكُلُوا مِمَّاذُكِرَاسمُ اللهِ عَلَيهِ إن كُنتُم بِأيَاتِهِ مُؤمِنِينَ○

وَمَالَكُم ألاَّ تَاكُلُوامِمَّا ذُكِرَاسمُ اللهِ عَلَيهِ (الانعام 6: 118-119)

(پھر اگر تم لوگ اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہوتو جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہواسکا گوشت کھاؤ آخر کیا وجہ ہے کہ تم وہ چیزنہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو؟)

مختلف پرندوں یا جانوروں کو مختلف صورت حال کے تحت ذبح کرنے یا انکا خون بہانے کے طریقے مختلف ہوسکتے ہیں ۔ لیکن ذبح کی ہر صورت میں اللہ کا نام لیا جانا ضروری ہے ۔ مثال کے طور پر بھیڑ ، بکری وغیرہ کی گردن کی شہ رگ کسی تیز دھار والے آلے سے کاٹی جاسکتی ہے مگر اس وقت اللہ کا نام لیا جانا ضروری ہے ۔ جب کہ کسی بے قابو یا جنگلی جانور یا پرندے کا شکار کرنے اور اسکے گوشت کو پاک بنانے کے اسپر کسی سدھائے ہوئے جانور یا پرندے کو اللہ کا نام لیکر چھوڑا جاسکتا ہے ۔ اللہ کے نام پر ایسے چھوڑے ہوئے شکاری جانور یا پرندے کا مارا ہوا شکار پاک اور طیب ہے ۔ فرمایا

يسئلونك ماذا أحل لهم ۚ قل أحل لكم الطيبات ۙ وما علمتم من الجوارح مكلبين تعلمونهن مماعلمكم الله ۖ فكلوا مما أمسكن عليكم واذكرواسم الله عليه ۖ (المآئده 5: 4)

(لوگ پوچھتے ہیں کہ انکے لیے کیا حلال کیا گیا ہے ، کہو تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کردی گئی ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو۔ جنکو اللہ کے دیے ہوئے علم کی بنا پر تم شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو ۔ وہ جس جانور کو تمہارے لیے پکڑرکھیں اسکو بھی تم کھا سکتے ہو البتہ اس پر اللہ کا نام لے لو)

ایک حدیث کے مطابق کسی حلال جانور کے شکار کے لیے اللہ کا نام لیکر اسپر تیر یا سدھایا ہوا شکاری کتا چھوڑا جاسکتا ہے ۔ ایسا شکار اگر تیر یا کتے سے مرجائے تو وہ کھانے کے لیے پاک ہے ۔ اور اگر زندہ پکڑاجائے تو اسکو باقاعدہ ذبح کرلیا جائے (ابو ثعلبہ ۔ بخاری)۔ اسی پر اللہ کے نام کے ساتھہ بندوق سے مارے ہوئے شکار کا قیاس کیا جاسکتا ہے ۔ اسی حدیث میں اسکی بھی ہدایت کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو ایسے شکار کا گوشت نہیں کھانا چاہیے جس کے پاس وہ اپنے شکاری جانور کے ساتھہ کسی اور شکاری جانور کو بھی موجود پائیں جسکو اللہ کے نام پر نہ چھوڑا گیا تھا کیونکہ ایسے شکار کے گوشت کی پاکی مشتبہ ہوگئی ہے ۔ اس لیے کہ یہ نہیں معلوم کہ یہ شکار مسلمانوں کے اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور کا ہے یا اس جانور کا ہے جو اللہ کے نام پر نہیں چھوڑا گیا ۔ لھذا یہ گوشت پاک یا طیب نہیں ہے ۔

درج بالا قرآنی آیات اور حدیث سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ حلال جانوروں یا پرندوں کے گوشت کوکھانے کی خاطر پاک یا طیب بنانے کے لیے خون کا بہانا اور بہاتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے ۔ جو رعایت ہے وہ اسمیں ہے کہ مختلف صورت حال کے تحت جان لینے کا مختلف طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ لهذا ایک مسلمان کو گوشت کھانے سے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ یہ گوشت اول تو حلال جانور یا پرندے کا ہے اور دوسرے یہ کہ اسکو صحیح فارمولے سے پاک یا طیب بنایا گیا ہے ۔

اہل کتاب کا کھانا

اہل کتاب کے کھانے کے باریمیں اللہ کا فرمان ہے

الیوم اُحل لکُم الطیبات ؕ و طعام الذین اُوتُوا الکتٰب حلٌ لکُم وطعامکُم حلٌ لھم ؕ (المآئدہ 5: 5)

(آج تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کردی گئی ہیں ، اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا انکے لیے)

اس آیت کے پہلے جملے پر ھم پہلے غور کرلیں ۔ اللہ کا کہنا ہے کہ آج تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کی جاتی ہیں ۔ اللہ نے یہی بات درج بالا آیت (5: 4) میں بھی کہی ہے جہاں تینوں جملوں میں آپس میں ربط پیداکرتے ہوئے اللہ نےمسلمانوں سے کہا ہے کہ شکار کو کھانے کے قابل یعنی پاک بنانے کے لیے شکار کے وقت اللہ کا نام لیا کرو ۔ دوسرے معنوں میں تم اپنے سدھائے ہوئے شکاری جانوروں کے مارے ہوئے جانوروں کا گوشت اسی وقت کھاسکتے ہو جب تمہارے شکار کے مرنے سے پہلے آلہ شکار کے استعمال کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو ۔ بالکل اسی طرح درج بالا آیت (5:5) کے تینوں جملوں میں ایک ربط پیداکرتے ہوئے مسلمانوں کو ھدایت دی جارہی ہے کہ آج تمہارے لیے پاک اور طیب غذا حلال کردی گئی ہے اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے (اس لیے کہ اللہ کے حکم کے مطابق اصولا" انکا کھانا بھی پاک ہونا چاہیےکیونکہ انکو بھی بائبل میں حرام یعنی ناپاک کھانوں سے منع کیا گیا ہے ۔ مثال کے طور پر انکے لیے مرا ہوا جانور (دیکھیے کتاب لیویٹیکس 11: 39 اور کتاب ڈیٹرونومی 14: 21) اور سؤر (دیکھیے کتاب لیویٹیکس 11: 7 اور کتاب ڈیٹرونومی 14: 8) کو اللہ نے ناپاک قرار دیا ہے) اور تمہارا کھانا انکے لیے حلال ہے (اس لیے کہ تمکو بھی اپنا کھانا پاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمہارے کھانوں بھی وہی چیزیں حرام ہیں جو اہل کتاب کے کھانوں میں حرام کی گئی تھیں)۔ قوسین میں لکھے ہوئے جملے میں نے وضاحت کی خاطر شامل کیے ہیں ۔ اور اگر زیر غور تینوں جملوں میں یہ ربط پیدا نہ کیا جائے اور ہر جملے کی الگ الگ تشریح کی جائے جیسا کہ بعض مفسرین کرتے ہیں تو کیا آخری اور تیسرا جملہ "اور تمہارا کھانا انکے لیے حلال ہے" یہاں پر نعوذ باللہ محض ایک زائد اور بیکار جملہ بنکر نہیں رہ جاتا ہے؟ اس لیے کہ اہل کتاب جب قرآن کو اللہ کا کلام ہی نہیں مانتے تو اس سے انپر کیا اثر پڑتا ہے کہ قرآن نے الکے لیے کیا جائز یا ممنوع قراردیا ہے ۔ وہ تو قرآن کے غذائی ضابطوں کے علی الرغم جو چاہیں کھا پی سکتے ہیں اور وہ ہر جائز اور ناجائز ، حلال اورحرام چیزیں کھا اور پی رہے ہیں تو مسلمانوں کا کھانا کھانے یا نہ کھانے سے کون انکو روک سکتا ہے؟ نعوذ باللہ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ اللہ کا کلام نہ زائد ہے اور نہ بیکار ۔ لهذا یہ ماننا ہوگا کہ تینوں جملے آپس میں پوری طرح مربرط ہیں ۔ چنانچہ اہل کتاب کے جس کھانے کو اللہ مسلمانوں کے لیے حلال قرار دے رہا ہے یہ وہ کھانا ہے جواللہ کے متقی اہل کتاب حلال و حرام کی تمیز کرتے ہوئے کھاتے ہیں جس میں اللہ کی اطاعت کے تحت حرام جانور اور پرندے کا گوشت اور حلال جانور اور پرندے کا نا پاک یا غیرطیب گوشت اور حرام مشروب (ان ساری قسموں کی تفصیل پر ھم آگے گفتگو کریں گے) شامل نہیں ہوتے اس لیے کہ اللہ نے ان سب کو ان اہل کتاب کے لیے بھی حرام کیا ہے۔ اور تیسرے جملے سے اللہ انکو بتارہا ہے کہ وہ اہل کتاب جو حلال اور حرام کی تمیز کرتے ہوئے صرف حلال اور پاک کھانا کھاتے ہیں وہ اہل ایمان کا کھانا کھا سکتے ہیں اس لیے کہ اہل ایمان کا کھانا بھی انھیں کے کھانے کی طرح حلال اور پاک ہے ۔ اب اگر اہل کتاب اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے حرام غذاء کھا رہے ہیں تو کیا اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ مسلمان بھی انکے دسترخوان پر بے چون و چرا آنکھہ بند کرکے حرام غذا کھالیں یا بازار سے لازما" اہل کتاب کا ہی حلال یا حرام کھانا خرید کر کھائیں اور

دوسروں کوبھی کھلائیں جبکہ اسی بازار میں ذبیحہ (حلال اور پاک کیا ہوا) کھانا بھی خریدا جا سکتا ہے؟

اگرقرآن کی اس آیت کے درمیالی جملے کےآزادانہ لفظی معنی لیکراہل کتاب کے طعام کو غیر مشروط طور پر حلال مانا جائے تو اس تشریح سے درج ذیل تین با تیں واضح طور پر ابھر کر ھمارے سامنے آتی ہیں:

1. چونکہ اہل کتاب کے طعام میں سؤر کا گوشت اور الکحل کی مشروبات بکثرت شامل ہوتی ہیں اور یہ چیزیں انکے بازاروں میں بآسانی اور سستی دستیاب بھی ہیں لھذا یہ سب مسلمانوں کے لیے حلال ہیں ۔

2. چونکہ اہل کتاب جانوروں اور پرندوں میں حلال اور حرام اور انکے گوشت میں پاک اور مردار میں کوئی تمیز نہیں کرتے اور ان سب کے گوشت انکی میزوں پر یا بازاروں میں مل سکتے ہیں لھذا یہ سب بھی مسلمانوں کے لیے حلال ہیں ۔

3. نعوذ باللہ مسلمانوں کے لیے اہل کتاب کا درجہ مسلمانوں اور خود اللہ اور اسکے ذکر سے بھی بڑھ گیا کہ اہل کتاب کو آزادی ہے کہ جو چاہیں اور جسطرح چاہیں کھلا دیں۔

غور کیجیے کہ اللہ نے تو کچھہ جانور اور پرندے مسلمانوں کے لیے حرام قرار دیے ہیں اور صرف حلال جانوروں اور پرندوں کا گوشت بھی اسی وقت انکے کھانے کے لیے پاک ہوتا ہے جب وہ انھیں اللہ کے نام سے ذبح کریں ۔ اور یہ بات بھی ذھن نشین ھونی چاہیے کہ ایک مسلم کے لیے کسی دوسرے مسلم کا تیارکردہ وہ گوشت بھی حرام ہے جو مردار ہو یا غیر اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو یا جھٹکا کیا ہوا ہو پھر یہ کیسا فھم اور تفقہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کو یہ بتا رہا ہے کہ اہل کتاب کو آزادی ہے کہ وہ جو چاہیں اور جسطرح چاہیں مسلمانوں کو کھلا دیں اور مسلمان اسے اطمینان سے آزادانا طورپر کھا بھی لیں لیکن اگر یہی حرام ، ناپاک ، مردار، اور شراب مسلمان کے دسترخوان پر ہو یا انکے بازاروں میں ملتا ہو تو وہ حرام اور ناقابل استعمال ہے؟. ع

ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیے
خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے

موجودہ تہذیب کے اہل کتاب کے گوشت کو حلال کہنے والے البتہ یہ تکلف ضرور کرتے ہیں کہ اہل کتاب کے کھانے میں سؤر اور الکحل کی مشروبات کو حرام کہتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ انکو اللہ نے علیحدہ سے حرام قرار دیا ہے ۔ اللہ نے مردار کو بھی تو علیحدہ سے حرام قرار دیا ہے ۔ کیا صرف وہی جانور مردار ہے جو اپنی موت آپ مرجائے یا جسے کوئی غیراہل کتاب بشمول مسلمان اللہ کا نام لیے بغیر ماردے؟ ۔ اللہ نے تو اسکو بھی مردار قرار دیا ہے جوکسی وجہ سے مارا جائے اور اسکی موت کے وقت یا اس سے پہلے اللہ کا نام نہ لیا جائے ۔ وہ بھی تو مردار ہے جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو اور موت سے پہلے اللہ کے نام پر ذبح نہ کیا گیا ہو ۔ وہ بھی تو مردار ہے جو چوٹ کھاکر یا اوپر سے نیچے گرکر مرگیا ہو ۔ یہ سب بھی تو آخر حرام ہیں ۔ دوسرا تکلف یہ کیا جاتا ہےکہ ایک حدیث کے حوالے سے(مولانا مودودی رحم اللہ نے اس حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے اہل کتاب کےگوشت کو قرآن اور حدیث سے حرام گردانا ہے ۔ جو قارئین اس فقہی بحث کو پڑھنا چاھیں وہ درج ذیل ویب سائٹ پر جاکر "مودودی کارنر" میں اس موضوع پر مبنی انکا فاضلانہ مقالہ پڑھ سکتے ہیں:

www.learn-islam.org

یہ کہا جاتا ہےکہ اہل کتاب کے گوشت کو بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا جائے ۔ تو کیا یہ سارے مردار یا حرام گوشت کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے سے پاک اور حلال ہوجاتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو تو ویسے ہی حکم دیاگیا ہے کہ وہ ہر کام کو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھاکریں ۔ اسکا مقصد حرام کام کو حلال کرنا نہیں بلکہ حلال اورجائز کام میں اللہ کی برکت کا حصول ہے ۔

آجکل کی مغربی دنیا کی تہذیب (امریکا ، یورپ ، چین و روس وغیرہ) کی سیاسی اور سماجی اعمال کی عمارت کلیتا" لا دینیت اور دھریت پر استوار ہے یعنی انکے اعمال خدائی احکام یا اللہ کے تصور وجود سے یکسر خالی ہیں ۔ اسی طرح مشرقی ایشیاء اور جنوبی افریقا کے سیاسی اور سماجی اعمال کی عمارت بھی لادینیت اور شرک کے تصورات پر قائم ہے ۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ انکے بازاروں میں عام طور پر کھلے عام جو گوشت ملتا ہے اسکی تیاری میں ایک اللہ کے نام یا

اسکے تصور کا کوئی عمل و دخل نہیں ہوتا ۔ اور انکے مذبح خانوں میں جانوروں کے مارنے اور گوشت کی تیاری میں جو عمال ہوتے ہیں انمیں منکرین خدا ، لادینی نظریات رکھنے والے اور مشرکین سبھی شامل ہوتے ہیں پھر ایسی صورت میں انکا تیار کیا ہوا گوشت کسطرح پاک ہو سکتا ہے؟ یہ بات کسی شبہ یا افواہ پر نہیں بلکہ حقائق پر مبنی ہے ۔ ایسے مذبح خانوں کے تیارکردہ گوشت کو شک و شبہ کے زمرے میں شمارکرنا شترمرغ کی طرح حقیقت سے آنکھ بند کرنا ہے ۔

ممنوع یا حرام غذا

ہم اس سے پہلے آیت (المآئدہ 5: 1) میں یہ مطالعہ کرچکے ہیں کہ اللہ نے بعض جانوروں کے گوشت کو حلال غذا کی فہرست سے خارج کیا ہوا ہے ۔ یہ کن جانوروں کے گوشت ہیں؟ انکا تذکرہ اللہ نے مختلف آیات میں کیا ہے ۔ جیسے اسی سورۃ کی آیت نمبر 3 میں فرمایا

حُرِّمَت عَلَيكُمُ المَيتَةُ وَالدَّمُ وَلَحمُ الخِنزِيرِ وَ مَآأُهِلَ لِغَيرِ اللهِ بِهِ وَالمُنخَنِقَةُ وَالمَوقُوذَةُ وَالمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ مَاذَكَّيتُم وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَستَقسِمُوا بِالأَزلاَمِ ۚ ذَالِكُم فِسقٌ ۗ

(تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سؤر کا گوشت، وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھٹ کر ، یا چوٹ کھاکر، یابلندی سے گر کر، یا ٹکر کھاکر مرا ہو ، یا جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو-سوائے اسکے جسے تم نے زندہ پاکر ذبح کرلیا ہو- اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو – نیز یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعے سے اپنی قسمت معلوم کرو- یہ سب افعال فسق ہیں)

اس آیت میں اللہ نے ممنوع غذا کی خاصی طویل فہرست دی ہے ۔ یہ غذائیں کیوں ممنوع ہیں؟ مختلف علماء نے مختلف وجوھات پیش کی ہیں لیکن واللہ اعلم بالصواب ۔ درحقیقت اہل ایمان کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اپنے خالق اور رازق سے بحث و مباحثہ کریں اور ہر بات کی وجہ دریافت کریں ۔ کیا اہل ایمان اس اسلام پر عمل پیرا نہیں جو ان سے اللہ اور اسکے رسول کی مکمل اور غیر مشروط اطاعت کا تقاضا کرتا ہے؟ اور پھریہ احکامات تو انھیں کے لیے ہیں جو اللہ اور قرآن پر یقین کامل رکھتے ہیں نہ کہ انکے لیے جو انپر ایمان ہی نہیں رکھتے ۔ مزید برآں جو لوگ مختلف صورت حال کے تحت مختلف احکامات کے دقیق فقہی اور قانونی دلائل سے دلچسپی رکھتے ہوں تو انھیں چاہیے کہ فقہاء اور علماء اسلام کی تحریروں کا مطالعہ کریں ۔ ہم یہاں فقہی بحث میں جائے بغیر صرف ان احکامات کے بنیادی اور عمومی اصول ہی کا مطالعہ کریں گے ۔

سب سے پہلی بات جو ھمیں واضح طور پر یہاں سمجھہ لینی چاہیے وہ یہ ہے کہ درج بالا آیت میں جن جانوروں اور پرندوں کے گوشت کو مختلف صورت حال کے تحت ممنوع قرار دیا گیا ہے وہ سب کے سب بجز سؤر کے حلال جانور یا پرندے ہیں ۔ سؤر اور اسکا گوشت ہر صورت میں حرام ہے ۔ اور دوسرے جانور اور پرندے جنکو اللہ نے اپنے رسول کے ذریعہ حرام قرار دیے ہیں یہ وہ ہیں جو پنجے رکھتے ہیں یعنی جھپٹ کر شکار کرتے ہیں اور گوشت خور ہیں (ابو ثعلبہ ۔ بخاری)۔

درج بالا آیت میں سب سے پہلے جو گوشت حرام کیا گیا ہے وہ مردار ہے ۔ یعنی ایسے جانور یا پرندے کا گوشت جو طبعی موت مرا ہو یا کسی اور وجہ سے اس سے پہلے کہ اسکو اللہ کے نام پر ذبح کرکے طیب یا پاک بنایا جاتا ۔

اسکے بعد اللہ نے کسی بھی جانور یا پرندے کا خون کھانا یا پینا حرام کیا ہے خواہ کسی شکل میں ہو جیسے کچا یا پکا ہوا ۔ لیکن مریض کی جان بچانے کی خاطر اسکے جسم میں دوسرا خون داخل کیا جاسکتا ہے ۔ خون کا یہ دخول نہ تو منہ سے ہوتا ہے اور نہ ہی غذا پہنچانےکی خاطر ۔

سؤر اور اسکا گوشت ہر حال میں حرام ہے خواہ اسکی افزائش نسل اور پرورش کسی بھی طور پر کی گئی ہو یا اسکا گوشت کسی بھی اصول صحت کے تحت تیار کیا گیا ہو ۔

کسی بھی جانور یا پرندے کا وہ گوشت بھی جسکی تیاری میں کسی بھی غیراللہ کا نام لیا گیا ہو حرام ہے ۔ کسی جاندار کی زندگی صرف اللہ کی اجازت اور بابرکت نام سے ہی لی جاسکتی ہے ۔ اللہ اسکی اجازت نہیں دیتا کہ کسی چیز پراسکی خوشنودی اور برکت کے علاوہ کسی دوسرے کی اجازت یا خوشنودی چاہی جائے ۔ درحقیقت اللہ تو کسی ایسے جانور یا پرندے کا گوشت کھانے کو ہی ممنوع یا حرام قرار دیتا ہے جس پر اسکا نام نہ لیا گیا ہو:

ولاتاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق (الانعام 6: 121)

(اور جس جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح نہ کیا گیا ہو اسکا گوشت نہ کھاؤ،ایسا کرنا فسق ہے)

یہ ممانعت اس بات کو لازم قرار دیتی ہے کہ کسی حلال جانور یا پرندے کے گوشت کو پاک یا طیب بنانے یعنی کھانے کے قابل بنانے کے لیے بوقت ذبح اللہ کا نام لیا جائے ۔

وہ سارے جانور یا پرندے جو گلا گھٹنے سے مریں یا شدید ضرب لگنے سے مریں یا سر کے بل گرنے سے مریں یا جو وحشی جانوروں کے مارنے سے مریں ان سب کے گوشت ممنوع اور حرام ہیں ۔ ایسے سارے مرے ہوئے جانور یا پرندے مردار ہیں جنکا کھانا حرام ہے ۔ وہ اس لیے کہ ان سارے طریقہ اموات میں سے کوئی بھی موت ذبح کے مذکور بالا فارمولے یا کلیے کے مطابق نہیں ہے ۔

اگر کسی حلال جانور یا پرندے کے کچھہ اجزاء کو کسی حرام جانور یا پرندے نے کھا لیا ہے اور کھایا ہوا جانور یا پرندہ ذبح کرنے سے پہلے مرجائے تو اسکا گوشت بھی حرام یا ممنوع ہے ۔ لیکن اگر اسکو مرنے سے پہلے اللہ کے نام پر ذبح کرلیا جائے تو اسکا گوشت کھانے کے لیے پاک ہوجاتا ہے ۔

کسی آستانے پرکلیے کے مطابق ذبح کیے ہوئے حلال جانور کا گوشت بھی حرام ہو جاتا ہے اس لیے کہ اسکے ذبح میں کسی غیر اللہ کی خوشنودی بھی شامل ہوجاتی ہے ۔ گویا کلیے میں ایک تیسرے نکتے کا اضافہ یعنی کسی غیراللہ کی خوشنودی گوشت کو کھانے کے لیے حرام کردیتا ہے ۔

اللہ نے حلال اور پاک گوشت کی لوگوں کے درمیان غیر منصفانہ انداز میں بذریعہ قرعہ تقسیم کو بھی ممنوع قرار دیا ہے ۔ غیر منصفانہ تقسیم سے مراد ایسی تقسیم ہے جو برابر کے شریک لوگوں میں غیر مساویانہ انداز میں اس طرح کی جائے کہ کسی کو کم اور کسی کو زیادہ مقدار میں گوشت ملے ۔ ایسی غیر مساویانہ قرعہ اندازی بھی حلال اور پاک گوشت کو حرام اور ممنوع کردیتی ہے ۔ اللہ کسی ایسے عمل کی اجازت نہیں دیتا جو قماربازی یا جوئے بازی پر مشتمل ہو یا جس میں کوئی شخص غیرمنصفانہ طور پر اپنی دولت کھو بیٹھے ۔ سورۃ المآئدہ کی آیت نمبر **90** میں واضح طور پر اللہ نے قمار بازی اور مخمورات (نشہ پیداکرنے والی اشیاء) کو ممنوع قرار دیا ہے:

يَـٰٓأَيُّهَاالَّذِينَ ءَامَنُوٓاْإِنَّمَاالۡخَمۡرُوَالۡمَيۡسِرُوَالۡأَنصَابُ وَالۡأَزۡلَـٰمُ رِجۡسٌ۬ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطَـٰنِ فَاجۡتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ

(اے ایمان والو ! یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو ، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی)

اس آیت میں اللہ نے تمام نشہ آور چیزیں ، قماربازی ، آستانوں پر چڑھاوے اور لاٹری کو حرام قرار دیا ہے ۔ نشہ آور چیزوں میں الکحل سے یا خمیر اٹھی چیزوں سے بنی ہوئی شراب یا حشیش یا وہ تمام ادویاء (ڈرگس) شامل ہیں جنکے استعمال سے عام طور پر لوگ اپنے حواس کھوبیٹھتے ہیں ۔ ایسی تمام چیزیں حرام اور ممنوع ہیں ۔ ایک حدیث کے مطابق ہر وہ مشروب جس میں نشہ ہو حرام ہے (عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ۔ بخاری) ۔ یہاں یہ بات بھی نوٹ کرنی چاہیے کہ اللہ نے یہاں بھی مخمورات ، جوئے اور لاٹری کے ساتھہ آستانوں پر چڑھائے ہوئے ہر کھانے کوگندے عمل شیطان کہہ کر ممنوع قرار دیا ہے ۔

اضطراری حالات

اللہ کے احکامات انسانوں کو مشکلات میں مبتلا کرنے کے لیے نہیں ہیں ۔ وہ تو اپنے ماننے والوں کو یقین دلاتا ہے کہ:

هُوَاجۡتَبَاكُمۡ وَمَاجَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّينِ مِنۡ حَرَجٍ۬ (الحج 22: 78)

(اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی)

ایک ایسی دنیا میں جہاں غربت کا دور دورہ ہو اور کثرت سے لوگ بھوک اور پیاس سے موت کا شکار ہورہے ہوں تو کیا ایسی صورت میں بھی لوگوں کو صرف حلال اور پاک غذا ہی کے کھانے اور پینے پر مجبور کیا جائے گا کہ اگر ایسی غذا نہ ملے تو انسان بھوک اور پیاس سے مر

جائے مگر ممنوع اور حرام غذا کسی صورت میں نہ کھائے؟ نہیں! اللہ ایسے لوگوں کے لیے دین میں آسانی پیدا کرتا ہے ۔ زندگی کو بچانا ایک فریضہ ہے ۔ بوقت ضرورت اضطراری کیفیت میں زندگی بچانے اور زندہ رہنے کے لیے ہر وہ چیز کھائی جاسکتی ہے جو میسر ہو اس وقت حلال و حرام اور پاک و ناپاک کی تمیز اٹھہ جاتی ہے ۔

اللہ اہل ایمان کو انکے مشکل حالات میں آسانیاں مہیا کرتا ہے ۔ جہاں وہ اہل ایمان کو انکی روزمرہ کی زندگی میں کچھہ کھانے اور مشروب سے روکتا ہے وہیں دوسری طرف وہ ایسی مشکلات کو نظرانداز نہیں کرتا جس میں اہل ایمان ایسی ممانعت کی وجوہ سے مبتلاء ہوسکتے ہیں ۔ چنانچہ اللہ مسلمانوں کو ایسی اضطراری کیفیات میں مبتلاء ہونے کی صورتوں میں ممنوع یا حرام ماکولات یا مشروبات کو کھانے یا پینے کی اجازت دیتا ہے ۔ فرمایا:

ۚفَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ (المآئدہ 5: 3)

(البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہوکر ان میں سے کوئی چیز کھا لے بغیر اسکے کہ گناہ کی طرف اسکا میلان ہو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے)

یہاں اللہ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ بھوک ایک اضطراری کیفیت ہے ۔ اسی طرح اس مقالے کے شروع میں جس آیت (16: 115) کا ہم نے حوالہ دیا ہے اسکے آخری جملے میں بھی اللہ نے واضح طور پر اہل ایمان کو ممنوع غذا کے کھانے اور پینے کی اجازت دی ہے بشرطے کہ اضطراری حالت ہو اورمقصد حکم عدولی کرنا اور نہ ہی حدود سے تجاوز کرنا ہو

ایک مسلمان بیمار پڑتا ہے ۔ اسکا ڈاکٹر اسکی بیماری کو دور کرنے اور صحت بہتر کرنے کے لیے ایک ایسی دوا تجویز کرتا ہے جسمیں ممنوع یا حرام چیز جیسے الکحل وغیرہ کے اجزاء شامل ہیں تو کیا اب بھی اس بیمار کو وہ دواء نہیں لینی چاہیے اور اپنی بیماری کو بڑھنے دینا چاہیے؟ نہیں! اسکی بیماری کی حالت اسکی زندگی کی اضطراری کیفیت ہے اور اس کیفیت سے نکلنے کی لیے بیمار کو وہ دواء لینی چاہیے ۔

ہم یہ دیکھہ چکے ہیں کہ اللہ ایسے لوگوں کو نہ صرف یہ کہ معاف کردیتا ہے بلکہ انپر اسکی رحمت بھی ہوتی ہے جو بصورت اضطرار حرام غذا کو استعمال کرتے ہیں بشرطیکہ حرام غذا کے اس استعمال میں اللہ کے حکم سے لاپرواہی یا حکم عدولی اور حد سے تجاوز کرنے کا جذبہ شامل نہ ہو ۔

ایک مسلمان جب اضطرار کی عدم موجودگی میں اللہ کے حکم کے علی الرغم کوئی حرام غذاء کھاتاہے تو وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اس لیے کہ اس کے لیے حرام غذا کے کھانے سے رک جانے کے لیے صرف اللہ کا حکم کافی نہیں ہوتا بلکہ وہ حرام غذا سے بچنے کے لیے اپنی محدود عقل یا علم یا منطق کے تابع ہوکر اس میں اپنا مفاد ڈھونڈتا ہے ۔ مثال کے طور پر اللہ نے سؤر کا گوشت حرام قرار دیا ہے ۔ اب اگر ایک مسلمان اسکا گوشت اس وجہ سے کھاتا ہے کہ اسکی حرمت کی وجہ اسکے عقل و فہم میں نہیں آئی تو وہ نافرمان ہے ۔ کوئی انسان اگر اللہ کی اطاعت کے لیے اسکے احکامات پر عمل کرنے کے لیےاپنی عقل و شعور کے تحت پہلے اپنا فائدہ دیکھنا چاہتا ہے تو یہ بندگی کا عمل نہیں بلکہ یہ اللہ سے برابری یا غیریت کا عمل ہے اور یہی تو کفر اور شرک ہے

ایک بندہ حد سے تجاوز کرجاتا ہے جب وہ حرام چیزوں کا استعمال اس وقت بھی جاری رکھتا ہے جب اضطراری کیفیت ختم ہوجاتی ہے ۔ مثال کے طور پر ایک مریض بیماری ختم ہونے اور صحت بحال ہونے کے بعد بھی ایسی دواء کا استعمال کسی بہانے جاری رکھتا ہے جس میں کوئی حرام چیز شامل ہو تو وہ حد سے تجاوز کرتا ہے ۔ اسکو چاہیے کہ جیسے ہی اضطراری کیفیت دور ہوجائے وہ ایسی دواء کا استعمال فوراً بند کردے ۔

هذا من عندی واللہ اعلم بالصواب۔

وآخردعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

* زندگئ نو ، نئ دهلی ، مارچ سنہ 2007 ع، صفحات 40 تا 49